رجسٹرڈ ایل نمبر ۱۳۵

بسم اللہ الرحمن الرحیم

قل ان الفضل بید اللہ یؤتیہ من یشاء ۔ عسیٰ ان یبعثک ربک مقاماً محموداً

الفضل

روزنامہ — قادیان

پنجشنبہ

جلد ۳۳	۲۹ ماہ نبوت ۱۳۲۴ ہش	۲۳ ذوالحجہ ۱۳۶۴ھ	۲۹ نومبر ۱۹۴۵ء	نمبر ۲۷۹

مدینۃ المسیح

قادیان ۲۸ ماہ نبوت۔ سیدنا حضرت امیرالمومنین خلیفۃ المسیح الثانی اطال اللہ بقاءہ والطلع شموس طالعہ کے متعلق آج ساڑھے سات بجے شام کی ڈاکٹری رپورٹ مظہر ہے۔ کہ حضور کو آج درد نقرس کی تکلیف زیادہ ہے۔ بخار بھی زیادہ ہے۔ درجہ حرارت ۱۰۱ ہے۔ احباب حضور کی صحت کے لئے خاص طور پر دعا فرمائیں۔

— حضرت ام المومنین مدظلہا العالی کی طبیعت خدا تعالیٰ کے فضل سے اچھی ہے۔ الحمد للہ

— مولوی محمد حسین صاحب گیانی واحد حسین صاحب اور گیانی عباد اللہ صاحب ممبر علاقہ جموں سے واپس آگئے۔

آج بعد نماز عصر تعلیم الاسلام کالج کی گراؤنڈ میں اراکین مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ اور طلباء تعلیم الاسلام کالج کے درمیان میروڈبہ (ایک دیسی کھیل) کا ایک میچ ہوا۔ جس میں تعلیم الاسلام کالج ۲۹ پوائنٹ پر جیت گیا۔

Digitized By Khilafat Library Rabwah

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی ایک عظیم الشان پیشگوئی

آریہ سماج کی ناکامی اور احمدیت کی کامیابی کے متعلق

(از ایڈیٹر)

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے اپنی کتاب "تذکرۃ الشہادتین" میں اپنی جماعت کو بعض نصائح فرماتے ہوئے رقم فرمایا ہے۔

"یہ خیال مت کرو کہ آریہ یعنی ہندو دیانندی مذہب والے کچھ چیز ہیں۔ وہ صرف اس زنبور کی طرح ہیں۔ جس میں بجز نیش زنی کے اور کچھ نہیں۔ وہ نہیں جانتے کہ توحید کیا چیز ہے۔ اور روحانیت سے سراسر بے نصیب ہیں عیب چینی کرنا اور خدا کے پاک رسولوں کو گالیاں دینا ان کا کام ہے۔ اور بڑا کمال ان کا یہی ہے۔ کہ شیطانی وساوس سے اعتراضات کے ذخیرے جمع کر رہے ہیں۔ اور تقوے اور طہارت کی رُوح ان میں نہیں۔ یاد رکھو کہ بغیر روحانیت کے کوئی مذہب چل نہیں سکتا۔ اور مذہب بغیر روحانیت کے کچھ بھی چیز نہیں۔ جس مذہب میں روحانیت نہیں۔ اور جس شخص میں خدا کے ساتھ مکالمہ کا تعلق نہیں۔ اور صدق و صفا کی روح نہیں۔ اور آسمانی کشش اس کے ساتھ نہیں اور خوق العادت تبدیلی کا نمونہ اس کے پاس نہیں۔ وہ مذہب مردہ ہے۔ اس سے مت ڈرو ابھی تم میں سے لاکھوں اور کروڑوں انسان زندہ ہوں گے۔ کہ اس مذہب کو نابود ہوتے دیکھ لوگے۔ کیونکہ یہ مذہب آریہ کا زمین سے ہے۔ نہ آسمان سے اور زمین کی باتیں پیش کرتا ہے نہ آسمان کی۔ پس تم خوش ہو اور خوشی سے اچھلو کہ خدا تمہارے ساتھ ہے۔ اگر تم صدق اور ایمان پر قائم رہوگے۔ تو فرشتے تمہیں تعلیم دیں گے۔ اور آسمانی سکینت تم پر اترے گی۔ اور روح القدس سے مدد دیئے جاؤ گے۔ اور خدا ہر ایک قدم میں تمہارے ساتھ ہوگا۔ اور کوئی تم پر غالب نہیں ہو سکیگا خدا کے فضل کی صبر سے انتظار کرو۔ گالیاں سنو اور چپ رہو۔ ماریں کھاؤ اور صبر کرو۔ اور حتی المقدور بدی کے مقابلہ سے پرہیز کرو تا آسمان پر تمہاری قبولیت لکھی جائے۔ یقیناً یاد رکھو کہ جو لوگ خدا سے ڈرتے ہیں۔ اور دل ان کے خدا کے خوف سے پگھل جاتے ہیں۔ انہی کے ساتھ خدا ہوتا ہے۔ اور وہ ان کے دشمنوں کا دشمن ہو جاتا ہے۔ دنیا صادق کو نہیں دیکھتی۔ پر خدا جو علیم و خبیر ہے۔ وہ صادق کو دیکھ لیتا ہے۔ پس اپنے ہاتھ سے اس کو بچاتا ہے۔ کیا وہ شخص جو سچے دل سے تم سے پیار کرتا ہے۔ اور سچ مچ تمہارے لئے مرنے کو بھی تیار ہوتا ہے۔ اور تمہارے منشاء کے موافق تمہاری اطاعت کرتا ہے۔ اور تمہارے لئے سب کچھ چھوڑتا ہے۔ کیا تم اس سے پیار نہیں کرتے۔ اور کیا تم اس کو سب سے عزیز نہیں سمجھتے۔ پس جبکہ تم انسان ہو کر پیار کے بدلے میں پیار کرتے ہو۔ پھر کیونکر خدا نہیں کریگا۔ خدا خوب جانتا ہے۔ کہ واقعی اس کا وفادار دوست کون ہے۔ اور کون غدار اور دنیا کو مقدم رکھنے والا ہے۔ سو تم اگر ایسے وفادار ہو جاؤ گے۔ تو تم میں اور تمہارے غیروں میں خدا کا ہاتھ ایک فرق کر کے دکھلائے گا۔"

ان سطور سے ظاہر ہے۔ کہ یہ اس وقت لکھی گئیں جب آریوں کا ہندوستان میں اور خصوصاً پنجاب میں بہت زور شور تھا۔ وہ ایک طرف تو بھرے جلسوں میں اور کھلی سٹیجوں پر یہ اعلان کرتے تھے۔ کہ ہم مکہ مدینہ میں اوم کا جھنڈا گاڑیں گے۔ اور تمام عرب کو آریہ بنا کر چھوڑیں گے۔ مگر مسلمان ان کے مقابلہ میں دم بخود تھے۔ اور نہ صرف دم بخود تھے۔ بلکہ ان میں سے کئی ایک پڑھے لکھے اسلام سے مرتد ہو کر آریوں کے پُرجوش اور زبان دراز پرچارک بنتے جا رہے تھے۔ دوسری طرف حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام اور آپ کی نہایت ہی قلیل التعداد جماعت آریوں کے مظالم اور سب وشتم کا اس لئے نشانہ بنی ہوئی تھی۔ کہ وہ اسلام کی حفاظت کے لئے ان کے سامنے سینہ سپر ہو کر کھڑی تھی۔ آریہ اپنی تحریر اور تقریر میں حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام پر نہایت ناپاک اور دلدوز حملے کر رہے تھے۔ احمدیوں کو ستانے اور ہر رنگ میں نقصان پہنچانے کے لئے کوشاں تھے۔ اور چاہتے تھے کہ اسلام کی حفاظت کرنے والی اس چھوٹی سی جماعت کو کچل کر رکھ دیں۔ اور پھر مسلمان کہلانے والوں کو ہندو دھرم میں داخل کر لیں۔

ان حالات میں جماعت احمدیہ جو ظاہری ساز و سامان سے بالکل تہی دست تھی۔ اور جس کے اور بھی کئی ایک دشمن تھے۔ قدرتی طور پر ہراساں تھی۔ کہ آریہ جن کے پاس ہر قسم کے دنیوی سامان موجود ہیں۔ جو حکومت کے اداروں پر چھائے ہوئے ہیں۔ اور جو دنیوی لحاظ سے بہت کچھ اثر و رسوخ رکھتے ہیں۔ ان کا مقابلہ کیونکر ہوسکیگا اپنی جماعت کی اس تشویش اور گھبراہٹ کو محسوس کرتے ہوئے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے ایسے آریوں کی ناکامی اور جماعت احمدیہ کی کامیابی و ترقی کے متعلق وہ خوشخبری سنائی جو حضور کے الفاظ میں اوپر درج کی گئی ہے۔

اس کے بعد کیا ہوا، وہی جو حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے خدا تعالیٰ سے خبر پا کر ظاہری حالات کے بالکل خلاف فرمایا تھا۔ اور جو یہ ہے کہ آریہ ہر پہلو سے روز بروز گرتے اور ختم ہوتے چلے گئے۔ مگر ان کے مقابلہ میں جماعت احمدیہ پر آسمانی سکینت اتری اور اسے رُوح القدس سے مدد ملی۔ خدا تعالیٰ ہر ایک قدم میں اس کے ساتھ رہا۔ اور کوئی اس پر غالب نہ آسکا۔ اور آج محض خدا تعالیٰ کے فضل سے وہ وقت آگیا۔ جبکہ خدا تعالیٰ کے ہاتھ نے جماعت احمدیہ میں اور اس کے غیروں میں فرق قائم کر کے دکھلا دیا۔ اور وہ فرق یہ ہے کہ جہاں جماعت احمدیہ اکناف عالم تک پھیلتی چلی جا رہی ہے۔ اور روز بروز ترقی اور کامیابی اس کے قدم چومنے کے لئے آگے بڑھ رہی ہے۔ وہاں آریہ سماج کی یہ حالت ہو چکی ہے۔ کہ اس کی شکل ہی بدل گئی ہے۔ اور ایسی بدلی ہے۔ کہ سماج نے مذہبی میدان کو خیرباد کہہ کر دوسری طرف رُخ کر لیا ہے۔ اور یہ ہم نہیں

بھائی عبدالرحمن صاحب قادیانی پرنٹر و پبلشر نے ضیاء الاسلام پریس قادیان میں چھاپا اور دفتر الفضل قادیان سے شائع کیا۔

ایڈیٹر:۔ غلام نبی

کہہ رہے - بلکہ خود آریہ سماج کہہ رہے ہیں۔ چنانچہ آریوں کا بہت بڑا حامی اخبار پرجھات (۲۷ نومبر ۱۹۴۵ء) یہ رونا رونے پر مجبور ہو گیا ہے - کہ "آریہ سماج کی شکل بدل گئی"۔ شکل بدل کر کیا ہو گئی - اس کے متعلق لکھا ہے۔

"ہر سال نومبر کے آخری دنوں میں لاہور کی دونوں آریہ سماجیں اپنے اپنے سالانہ جلسے کیا کرتی ہیں۔ دس پندرہ برس پہلے لاہور کے یہ جلسے پنجاب بھر کے آریہ سماجیوں کا اکٹھ دیکھا کرتے تھے۔ لیکن اب وہ حالت نہیں رہی۔ اب یہ دونوں جلسے سکڑ کر مقامی نوعیت کے رہ گئے ہیں۔ ان کا ایک پہلو یہ بھی ہوا کرتا تھا - کہ آریہ سماجیوں کی دونوں پارٹیوں کے مہاشہ صاحبان کے اخبارات اپنے اپنے خاص نمبر نکالا کرتے تھے - اب تو یہ طریقہ ایک برائے نام رسم سی رہ گئی ہے جسے لکیر کی طرح پیٹا جا رہا ہے۔ ....

سوامی دیانند نے آریہ سماج کو جنم دیا - تو زیادہ اس مقصد کے لئے کہ ہندوؤں میں جو اودیک خیالات اور رسوم پھیل گئے ہیں - انہیں دور کیا جائے - اور اس طرح ہندو سماج کو ترقی کی راہ پر ڈالا جائے - شروع شروع میں کئی برس تک یہ تحریک جاری رہی - لیکن اب اس کی شکل بدل گئی ہے - کیونکہ آریہ سماج آجکل محض تعلیمی انسٹی ٹیوشنوں کا ایک مجموعہ بن کر رہ گیا ہے - کالجوں پر کالج اور سکولوں پر سکول کھولے جا رہے ہیں - یہاں تک کہ گوروکل جاری کرنے والوں نے بھی سکولوں کا طریقہ جاری کر دیا ہے - اس تبدیلی کے معنے یہ - کہ ہندو سوسائٹی کی "مذہبی اصلاح" کا کام رک گیا ہے - اس مذہبی اصلاح کا جو ہندوؤں میں سے غلط مذہبی خیالات اور فضول سوشل رسومات کا خاتمہ کرنے والی ہو - سوامی دیانند کا بڑا مقصد یہی تھا - اور اسی کو سامنے رکھ کر انہوں نے آریہ سماج کی بنیاد رکھی تھی"۔

پھر لکھا ہے - "سوامی دیانند کا لگایا ہوا یہ پودا درخت تو بن گیا - لیکن اس کے سایہ میں محض تجارتیں جاری ہو گئی ہیں ....

آریہ سماج کے سامنے کام کا بہت وسیع میدان تھا - ہندو سوسائٹی کی دوسری خامیوں کو دور کر کے اُسے صحت ور بنانا - لیکن یہ رک گیا - اور اس کا رخ صرف ایک طرف (کالج اور سکول کھولنے کی طرف) مڑ گیا - حالانکہ اس کے ساتھ ساتھ مذہبی اور سوشل اصلاح کی طرف دھیان دینا بھی ضروری تھا - اس کوتاہی نے آریہ سماج کی شکل بدل دی ہے"۔

کجا تو یہ ادعا کہ تمام مذاہب خصوصاً اسلام کو مٹا کر دنیا میں ویدک دھرم کا ڈنکہ بجایا جائیگا - اور کجا آج یہ حالت ہے - کہ ویدک دھرم کو ہندوؤں میں صحیح طور پر قائم کرنے اور ان کی اصلاح کرنے سے بھی منہ موڑ لیا گیا ہے - گویا اس بات کا اعلان کر دیا گیا ہے - کہ آریہ سماج جس ویدک دھرم کو لے کر کھڑی ہوئی تھی - وہ خود آریوں کے نزدیک بھی قابل توجہ نہیں رہا - اور نہ کوئی اور اس کی طرف متوجہ ہونے کیلئے تیار ہے - ورنہ مذہب کی طرف سے رخ موڑ کر دوسری طرف کر لینے کے معنی کیا ہیں - اور دیگر مذاہب کے سامنے ویدک دھرم کو پیش کرنا تو الگ رہا - ہندوؤں میں بھی پنڈت دیانند جی کا ایجاد کردہ دھرم پیش نہ کرنے کا

Digitized By Khilafat Library Rabwah

جماعت احمدیہ کا سالانہ جلسہ

امسال ہمارا سالانہ جلسہ ۲۶ - ۲۷ - ۲۸ دسمبر بروز بدھ - جمعرات جمعۃ المبارک منعقد ہو رہا ہے - احباب جماعت ابھی سے اپنے غیر احمدی عزیزوں دوستوں کو شمولیت کی دعوت دیں اور تیار کریں۔ (ناظر دعوت و تبلیغ)

حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ کی صحت کیلئے دعائیں اور صدقہ

یوں تو ہمیشہ اکیلے اور اجتماعی صورت میں حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی صحت و عافیت اور درازی عمر کے لئے دعائیں جاری رہتی ہیں مگر بروز جمعہ ایک دوست دارالامان سے جالندھر شہر تشریف لائے اور انہوں نے درد نقرس کی تکلیف سے حضور کی حالت بے چینی کا ذکر کیا - نماز جمعہ اور مغرب تک کی باجماعت نمازوں میں معہ ممبرات لجنہ اماء اللہ دعائیں کی گئیں - اور دوستوں نے فوری طور کچھ رقم صدقہ کے لئے جمع کی اور بروز ہفتہ ایک بکرا بطور صدقہ ذبح کر کے غربا میں تقسیم کیا گیا - محمد عالم از جالندھر شہر

رئیس التبلیغ مکرم مولوی نذیر احمد علی صاحب اور دوسرے مجاہدین کا دہلی سٹیشن پر مخلصانہ استقبال

دہلی ۲۷ - نومبر (بذریعہ ڈاک) آج صبح اللہ تعالیٰ کے فضل و کرم سے چاروں مجاہدین افریقہ بخیر و عافیت دہلی پہنچ گئے - دہلی سٹیشن پر ان کا مخلصانہ استقبال کیا گیا - اور گاڑی کے روانہ ہونے کے وقت دعا کے بعد ان کو فی امان اللہ کہا گیا - بمبئی کے احمدی دوستوں کو ان کے پہنچنے کے متعلق بذریعہ تار اطلاع دیدی گئی -
خاکسار محمد اسماعیل بقاپوری

دفتر محاسب و دفتر امانت کھلا رہیگا

تحریک جدید کے مجاہدوں کو معلوم ہے کہ ۳۰ - نومبر دفتر اول کے گیارہویں سال اور دفتر دوم کے سال اول کے وعدے پورے کرنے کی آخری تاریخ ہے - جماعتوں کے کارکن اس کوشش میں ہیں کہ ان کے وعدے حضور کی خدمت میں وقت کے اندر وصول ہو کر پیش ہو جائیں - کئی احباب کی اطلاع ہے - کہ انہوں نے منی آرڈر - بیمہ یا چیک کے ذریعہ اپنی رقم ارسال کر دی ہے - مگر حسن اتفاق سے ۲۹ - نومبر کو آخری جمعرات اور ۳۰ - نومبر کو جمعہ ہے - جو دفاتر صدر انجمن میں تعطیل کا دن ہے - چونکہ آنے ہوئے منی آرڈر بیمہ اور چیکوں کا ۳۰ - نومبر میں پڑجانا ضروری ہے تا کارکنان کی کوشش کامیاب ہو - اس لئے اعلان کیا جاتا ہے - کہ دفتر محاسب و دفتر امانت جمعرات اور جمعہ کے دن ۱۰ بجے سے ۱ بجے تک باقاعدہ کام کریگا - اور دفتر فنانشل سیکرٹری تحریک جدید ان دونوں دنوں میں مغرب تک کھلا رہیگا - تا احباب کو سہولت ہو - پس قادیان اور بیرونی احباب مطلع رہیں کہ وہ ۳۰ - نومبر ۱۹۴۵ء کی مغرب کی نماز تک روپیہ داخل کر سکتے ہیں -
خاکسار برکت علی خان فنانشل سیکرٹری تحریک جدید

واقفین زندگی کیلئے ایک ضروری اطلاع

حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ بنصرہ العزیز کا ارشاد ہے کہ تمام واقفین زندگی اپنے سر کے بال اس طرح رکھیں - کہ سر کے کسی حصہ کے بال دوسرے حصہ کے بالوں سے چھوٹے بڑے بالکل نہ ہوں خواہ سارے بال چھوٹے ہوں - یا بڑے ہوں - لیکن یکساں ہوں -

حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ کی خدمت میں عرض کیا گیا - کہ کیا داڑھی کے متعلق بھی یہ صورت کر دی جائے - کہ کوئی واقف زندگی اس قسم کی داڑھی نہ رکھیں - کہ جو چہرے کے کسی حصہ پر ½ انچ کے اندازہ سے کم ہو - (ایسی صورت نہ ہو کہ ٹھوڑی سے نیچے تو بیشک نصف انچ کے قریب ہو - لیکن رخساروں پر ZERO کی صورت ہو) - اس بارہ میں کیا منشاء حضور ہے - حضور نے اس پر ارشاد فرمایا - کہ یہ تو شرط ہے - یہ اصرار چاہئے کہ داڑھی مومنوں والی رکھیں"۔

حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ کا سر کے بالوں اور داڑھی کے متعلق ارشاد منتخب شدہ واقفین کے لئے تو قطعی طور پر واجب العمل ہے - لیکن جنہوں نے اپنے آپ کو پیش تو کیا ہے - لیکن ان کو ابھی تک منتخب نہیں کیا گیا - ان کو بھی چاہیئے - کہ وہ اپنے آپ کو اس رنگ میں وقف کریں - جس میں منتخب شدہ واقفین رنگے جا رہے ہیں - تاکہ بعد میں ان کے لئے آسانی ہو - (انچارج تحریک جدید)

قحط الاؤنس پر چندہ

بعض احباب نے دریافت کیا ہے - کہ قحط الاؤنس جو گورنمنٹ نے گرانی کی وجہ سے عارضی طور پر منظور فرمایا ہوا ہے - اس پر چندہ واجب ہے یا نہیں - ان کی اطلاع کے لئے اعلان کیا جاتا ہے کہ قحط الاؤنس گو عارضی طور پر تنخواہ پر اضافہ ہے - تاہم تنخواہ کا حصہ ہی ہے - اس لئے اس پر بھی چندہ واجب ہے جو تمام موصی و غیر موصی صاحبان کو شرح مقررہ کے مطابق ادا کرنا چاہئے -
ناظر بیت المال قادیان

ترسیل زر اور انتظامی امور کے متعلق مینیجر الفضل کو مخاطب کیا جائے نہ کہ ایڈیٹر کو -

313

Digitized By Khilafat Library Rabwah

مولوی ثناء اللہ صاحب کی تازہ غلط بیانیاں

مولوی ثناء اللہ صاحب امرتسری حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے خلاف گزشتہ قریباً پچاس برس سے زور قلم و زبان صرف کر رہے ہیں۔ مگر ان کی تحریرات اور تقریرات سنجیدگی اور حقیقت و صداقت سے خالی ہوتی ہیں اس لئے وہ ہمیشہ بے اثر رہی ہیں۔ مولوی صاحب موصوف اپنی زندگی کی آخری منازل طے کر رہے ہیں۔ تقریر سے تو اب وہ عاجز آ گئے ہیں۔ البتہ تحریر جاری ہے۔ لیکن اس کا طرز ابھی تک عامیانہ اور ثقاہت سے گرا ہوا ہے۔ بازاری محاورے اور اشعار ان کی تحریر کی سب سے بڑی نمایاں خصوصیت ہے اس کے ساتھ ہی ان کی دوسری خصوصیت یعنی دیانت اور سچائی کا فقدان بھی تا حال قائم ہے۔ اگر دنیا کا لحاظ نہیں، تو کم از کم ان کو اپنے بڑھاپے پر ہی رحم کرنا چاہیئے۔ اور اس بازاری طرز اور صریح کذب سے باز آ جانا چاہیئے۔ مگر ساری عمر کی عادت کو بدلنا کوئی آسان کام نہیں۔

اہلحدیث ۱۶ نومبر ۱۹۳۵ء میں انہوں نے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے خلاف دو ایسی باتیں لکھی ہیں۔ جن میں واقعات کو غلط رنگ میں پیش کر کے صداقت کے اصول و مقتضیات کا بُری طرح خون کیا ہے۔ پہلی بات آپ نے یہ لکھی ہے۔ کہ سعد اللہ لدھیانوی کے حق میں حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے بڑی سخت کلامی کی ہے۔ حالانکہ اس نے آپ کے خلاف کبھی بدزبانی نہ کی تھی۔ چنانچہ فرماتے ہیں:۔

”لدھیانہ کے مولوی سعد اللہ نومسلم مرحوم مرزا صاحب کے خلاف لکھا کرتے تھے۔ مگر انہوں نے ہمیشہ شریفانہ لہجہ ملحوظ رکھا۔“

اگر کوئی حالات سے ناواقف شخص یہ کہتا تو اسے معذور سمجھا جا سکتا تھا۔ لیکن مولوی ثناء اللہ صاحب امرتسری جو تمام حالات بخوبی جانتے ہیں۔ بلکہ چشم دید گواہ ہیں۔ ان کا سعد اللہ لدھیانوی کے متعلق یہ لکھنا بڑا ہی تعجب انگیز ہے۔ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے خلاف سعد اللہ مذکور کے ”شریفانہ لہجہ“ کی تھوڑی سی جھلک دیکھ لینے کے لئے مولوی محمد حسین صاحب بٹالوی کے رسالہ اشاعۃ السنہ جلد ۱۶ نمبر ۱ کے صفحہ ۱۵-۱۶-۱۷ کا مطالعہ کرنا کافی ہے۔ جس میں اس کی چند گندی تحریریں نظم و نثر میں درج ہیں۔ جو اس نے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے خلاف لکھی تھیں۔ خود مولوی ثناء اللہ صاحب امرتسری نے بھی اپنے رسالہ ”الہامات مرزا“ کے صفحہ ۲۸ و ۲۹ پر اس بدزبان کا کچھ منظوم حصہ نقل کیا ہے۔ اس کے باوجود انہوں نے یہ لکھتے ہوئے کچھ بھی خوفِ خدا سے کام نہ لیا۔ کہ سعد اللہ نے ”ہمیشہ شریفانہ لہجہ ملحوظ رکھا۔“

ہر چند ہمارے لئے یہ امر سخت ناگوار ہے کہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے خلاف سعد اللہ کی کفریات نقل کریں۔ لیکن چونکہ مولوی ثناء اللہ صاحب نے واقعات کو مسخ کرنے کی کوشش کی ہے۔ اور سعد اللہ کی نسبت حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی بعض تحریرات جو اپنے اندر واجب اور جائز سختی کا رنگ رکھتی ہیں پیش کر کے ان کے مقابلہ میں سعد اللہ کی معصومیت اور بے گناہی کا ڈھنڈورا پیٹا ہے۔ اس لئے امر واقعہ کے اظہار کے لئے ہم مجبور ہیں۔ کہ سعد اللہ مذکور کی ان گندی تحریرات میں سے چند اشعار بطور نمونہ پیش کریں۔ اہل انصاف ان کو پڑھ کر مولوی ثناء اللہ صاحب کے معیار شرافت۔ اور ان کی دیانت اور صداقت کا اندازہ بخوبی کر سکیں گے۔

ارے او بے وفا غدار مرزا
ارے پُر فتنہ و مکار مرزا
ارے او خود غرض خود کام مرزا
ارے منحوس نافرجام مرزا
مسیح کاذب و مہدی کذاب
سراپا جھوٹ کے انبار مرزا
ڈبویا قادیاں کا نام تو نے
کہیں کیا اے بدو بدنام مرزا
ہُوا بحث نصاریٰ میں بآخر
مسیحائی کا یہ انجام مرزا

یہ ہیں شرافت کا نمونہ جس کا اظہار سعد اللہ کی طرف سے اس وقت ہُوا جبکہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام پادری عبداللہ آتھم وغیرہ مخالفین اسلام کے مقابلہ پر سینہ سپر تھے۔ اور اسلام کی سربلندی کے لئے کوشش فرما رہے تھے۔ ایسے وقت میں سعد اللہ نے عیسائیوں کی طرف داری کر کے جس اسلام دشمنی کا ثبوت دیا۔ اس کے نمونہ اس کی اسی قسم کی گندی تحریریں گواہ ہیں۔ سعد اللہ کی ایسی ہی ناپاک اور مخالف اسلام کارروائی کی وجہ سے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے اسے یا ابنَ بِغَاء کہہ کر مخاطب فرمایا۔ کیونکہ اسلام اور عیسائیت کی جنگ میں اس نے عیسائیت کے نمائندوں کی تائید و حمایت کی۔ اور اپنے اس فعل سے گویا اس نے آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی روحانی اولاد کے زمرہ سے اپنے تئیں خارج کر لیا۔ پس ابنَ بِغَاء کے الفاظ جو حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے اس کے حق میں استعمال فرمائے۔ وہ گالی کے رنگ میں نہ تھے۔ بلکہ اظہار حقیقت کے طور پر تھے۔

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام پر ہی موقوف نہیں ہے۔ اور بھی جو شریف الطبع لوگوں نے سعد اللہ کی یہ تحریریں پڑھیں انہوں نے ان کی مذمت کی۔ چنانچہ ڈاکٹر سر محمد اقبال صاحب نے ان دنوں سعد اللہ کو مخاطب کر کے ایک لمبی نظم لکھی۔ جس کے چند اشعار یہ ہیں ؎

واہ سعدی دیکھ لی گندہ دہانی آپ کی
خوب ہوگی مہتروں میں قدر دانی آپ کی
بیت سازی آپکی بیت الخلا سے کم نہیں
ہے پسند خاکروباں شعر خوانی آپ کی
تیلیاں جاروب کی لیتے وہ خامہ کے عوض
کھینچتے تصویر گر بہزاد و مانی آپ کی

جس شخص کی گندہ دہانی اس قدر زبان زد خاص و عام ہو گئی تھی۔ کہ ڈاکٹر سر محمد اقبال جیسے غیر جانبدار لوگوں نے بھی اس کے خلاف آواز اٹھائی۔ اس کے متعلق مولوی ثناء اللہ صاحب کا یہ لکھنا۔ کہ اس کا لہجہ ہمیشہ شریفانہ ہوتا تھا یا تو مولوی صاحب کا معیار شرافت تمام دنیا سے مختلف ہے یا وہ جان بوجھ کر خلاف بیانی سے کام لے رہے ہیں۔

اپنے اخبار کے اسی پرچہ میں انہوں نے زیر عنوان ”تحریکات زمانیہ“ دوسری بات یہ لکھی ہے۔ کہ

”اس تحریک (یعنی احمدیت) کے محرک نے یہ دعوےٰ کیا۔ کہ میں ایک کتاب موسومہ ”براہین احمدیہ“ شائع کروں گا۔ جس میں قرآن اور اسلام کی صداقت کے تین سو زبردست دلائل دوں گا۔ . . . . . مگر تین سو دلائل میں سے ایک دلیل بھی مکمل شائع نہیں کی۔“

حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی کتاب براہین احمدیہ جس نے تمام اسلامی دنیا سے خراج تحسین وصول کیا۔ اور جس کی خوبیوں کا اعتراف مخالف و موافق نے کیا۔ اور جس کی اشاعت پر اسلامیوں نے خوشیاں منائیں۔ اور مخالفین اسلام کے حوصلے پست ہو گئے۔ اور جس کی تعریف سے زمین سے آسمان تک ساری فضا گونج اٹھی۔ اس کے متعلق مولوی ثناء اللہ صاحب کی مذکورہ بالا رائے اپنے اندر جس قدر حقیقت اور صداقت رکھتی ہے۔ وہ ہر صاحب بصیرت پر روشن ہے۔ اگر اس کتاب میں اسلام کی حقانیت اور قرآن مجید کی صداقت و فضیلت کی ایک دلیل بھی نہ تھی۔ تو دنیا میں اس کا اس قدر شور کیوں پڑ گیا۔ مسلمانوں نے اسے اسلام کی زبردست تائید اور مخالفین اسلام نے اپنے اپنے مذاہب کے خلاف ناقابل برداشت حملہ کیوں تصور کیا۔ کیا ساری دنیا اندھی تھی۔ کہ اس نے ایک بے حقیقت چیز کو بلا وجہ اتنی اہمیت دی۔ اور تو اور مولوی ثناء اللہ صاحب کو خود اپنے متعلق بھی یہ کہنا پڑے گا۔ کہ ان کی آنکھوں پر پردہ پڑ گیا تھا۔ کیونکہ وہ لکھ چکے ہیں کہ

”براہین احمدیہ کے زمانہ تک میں مرزا صاحب سے حسن ظن رکھتا تھا۔ چنانچہ ایک دفعہ جب میری عمر ۱۷، ۱۸ سال کی تھی۔ میں شوق زیارت بٹالہ سے پا پیادہ تنہا قادیان گیا۔“

(تاریخ مرزا صفحہ ۵۳)

اگر براہین احمدیہ میں کوئی خوبی نہ تھی۔ تو آپ کو حضرت مسیح موعود علیہ السلام سے یہ حسن ظن اور حضور کی زیارت کا اتنا شوق کہ آپ پا پیادہ تن تنہا قادیان آئے کیونکر پیدا ہو گیا تھا۔ براہین احمدیہ کے کمال کے اس صریح اقرار کے بعد آج آپ کا اس کی تنقیص کرتے ہوئے یہ لکھنا کہ اس میں قرآن اور اسلام کی صداقت کی ایک دلیل بھی نہیں ہے۔ کسی انصاف پسند شخص کے نزدیک بھی دیانتداری اور حقیقت پر مبنی نہیں ہو سکتا۔

Digitized By Khilafat Library Rabwah

پھر مولوی ثناء اللہ صاحب کو اپنے استاد رپیش رو مولوی محمد حسین صاحب بٹالوی کی نسبت بھی کہنا پڑے گا کہ وہ بھی نہ صرف ذوقِ تنقید وتبصرہ سے کلیۃً محروم تھے۔ بلکہ پرلے درجہ کے جاہل تھے۔ کیونکہ انہوں نے اس زمانہ میں براہین احمدیہ کی جتنی تعریف وتوصیف لکھی تھی اتنی اور کسی نے نہ لکھی تھی۔ اگر براہین احمدیہ میں قرآن اور اسلام کی صداقت کی ایک دلیل بھی نہیں تو مولوی محمد حسین صاحب نے یہ کیسے لکھ دیا کہ :۔

”ہماری رائے میں یہ کتاب اس زمانہ میں موجودہ حالت کی نظر سے ایسی کتاب ہے۔ جس کی نظیر آج تک اسلام میں شائع نہیں ہوئی“

نیز ان کے قلم سے یہ کیونکر نکلا۔ کہ ”کتاب کا کوئی ورق وصفحہ بلکہ سطر ولفظ ایسا نہیں ہے جس سے نبوت محمدی اور حقانیت قرآن کا ثبوت مقصود نہ ہو“

پھر آخر میں کتاب کو ”معنوی برکات اور عمدہ خصائص“ پر مشتمل ثابت کر کے یہ کیسے لکھ دیا کہ :۔ ”اس کتاب کی خوبی اور بحق اسلام نفع رسانی اس کتاب کو بچشم انصاف پڑھنے اور ہمارے ریویو کے دیکھنے والوں کی نظروں میں مخفی نہ رہیگی ...... مؤلف براہین احمدیہ نے مسلمانوں کی عزت رکھ دکھائی ہے اور مخالفین اسلام سے شرطیں لگا لگا کر تحدی کی ہے۔ اور یہ منادی اکثر روئے زمین پر کر دی ہے کہ جس شخص کو اسلام کی حقانیت میں شک ہو۔ وہ ہمارے پاس آئے۔ اور اس کی صداقت دلائل عقلیہ وقرآنیہ ومعجزات نبویہ محمدیہ سے (جس سے وہ اپنے خوارق اور الہامات مراد رکھتے ہیں) بچشم خود ملاحظہ کر لے“۔

اگر مولوی ثناء اللہ صاحب کی براہین احمدیہ کے متعلق یہ رائے جو آج انہوں نے ظاہر کی ہے۔ دیانتداری پر مبنی ہے۔ تو انہوں نے مولوی محمد حسین صاحب سے اس وقت یہ کیوں نہ کہا کہ آپ جس کتاب کی اتنی تعریف کر رہے ہیں۔ اس میں تو قرآن مجید اور اسلام کی حقانیت وصداقت کی ایک دلیل بھی نہیں ہے۔

مولوی محمد حسین صاحب بٹالوی نے براہین احمدیہ پر ریویو کے ابتداء ہی میں گیارہ صفحات کی ایک لمبی فہرست اس کتاب کے مضامین کی دی ہے۔ اگر مولوی ثناء اللہ صاحب کو وہ دلائل ۴

۴ جو حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے اس کتاب میں بیان فرمائے ہیں یاد نہ رہے ہوں۔ تو اس فہرست پر ایک نظر ڈال لیں۔ ایک دلیل کیا ان کو بہت سے دلائل مل جائینگے۔ لیکن انصاف شرط ہے۔ خاکسار علی محمد اجمیری۔

۲ دو حدیثیں

ختم نبوت کی تائید میں پیشکردہ روایات کی حقیقت

غیر احمدی قرآن مجید کو چھوڑ کر ختم نبوت کے مسئلہ میں زیادہ تر احادیث پیش کیا کرتے ہیں۔ دراصل ختم نبوت ایک نہایت لطیف مضمون ہے اور حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے جس طریق سے اس کی تشریح فرمائی ہے۔ وہ انتہائی عرفان پرور اور معرفت انگیز ہے۔ آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کے بعد جو لوگ کسی قسم کی نبوت کے قائل نہیں۔ وہ کم از کم حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی کتب کا ایک دفعہ مطالعہ تو کر کے دیکھیں۔

مناظروں اور جلسوں میں غیر احمدی علماء اس سلسلہ میں جن روایات کو پیش کرتے ہیں ان کی حقیقت اس مضمون میں پیش کی جائیگی امید ہے کہ غیر احمدی (خصوصاً اہلحدیث جن کے مذہب کا دار ومدار ہی ان روایات پر ہے) اور غیر مبائعین خصوصیت سے متوجہ ہونگے۔

پہلی حدیث

انا اٰخر الانبیاء وانتم اٰخر الامم۔

یہ حدیث ابن ماجہ جلد ۲ صفحہ ۲۹۷ باب فتنۃ الدجال میں مندرجہ ذیل اسناد کے ساتھ درج ہے۔

علی بن محمد۔ عبد الرحمٰن المحاربی۔ اسمٰعیل بن رافع ابی رافع۔ ابی زرعۃ الشیبانی۔ یحییٰ بن ابی عمرو ابی امامۃ الباھلی۔

(۱) ابی امامۃ صدی بن عجلان الباہلی گو صحابی ہیں۔ لیکن راشد بن مسعود کے بقول ان کی اسناد ضعیف ہیں۔ ملاحظہ ہو علامہ ابن حجرؒ ان کا قول نقل کرتے ہیں۔

”اسنادٌ ضعیفٌ“ (تہذیب التہذیب جلد ۴ صفحہ ۴۲۱)

(۲) اسمٰعیل بن رافع کے متعلق محدثین کی آراء ملاحظہ فرمائیے۔ علامہ ذہبی لکھتے ہیں۔

(۱) ضعفہ احمد ویحیٰی وجماعۃ وقال الدارقطنی وغیرہ متروک الحدیث وقال ابن عدی احادیثہ کلہا مما فیہ نظر۔ (میزان الاعتدال جلد ۱ صفحہ ۹)

احمد اور یحیٰی اور ایک جماعت نے اسے ضعیف قرار دیا ہے۔ دارقطنیؒ اور دیگر محدثین فرماتے ہیں۔ کہ اس کی حدیثوں کو چھوڑ دیا گیا ہے۔ اور ابن عدی نے کہا ہے۔ کہ اسکی تمام حدیثوں میں نظر کی گئی ہے۔ اس راوی کے متعلق اب علامہ ابن حجرؒ کی پیشکردہ جرح دیکھئے

قال عمرو بن علی منکر الحدیث فی حدیثہ ضعف ..... قال احمد ضعیف وقال فی روایۃ عنہ منکر الحدیث وقال ابن معین ضعیف وقال فی روایۃ الدوری عنہ لیس بشیءٍ وقال ابوحاتم منکر الحدیث وقال الترمذی ضعفہ بعض اہل العلم ..... قال النسائیؒ متروک الحدیث وقال مرۃ ضعیف ومرۃ لیس بشیءٍ ومرۃ لیس بثقۃ و قال ابن خراش والدارقطنی متروک وقال یعقوب بن سفیان اسمٰعیل بن رافع وطلحۃ بن عمرو وصالح بن ابی الاخضر لیسوا بمتروکین ولا یقوم حدیثہم مقام الحجۃ وقال ابن عدی احادیثہ کلہا مما فیہ نظر ..... وقال ابن سعد مات بالمدینۃ قدیماً وکان کثیر الحدیث ضعیفاً .... قال العجلی ضعیف الحدیث وقال الحاکم ابو احمد لیس بالقوی عندہم وقال علی بن الجنید متروک وقال البزار لیس بثقۃ ولا حجۃ وضعفہ ایضاً ابوحاتم والعقیلی والو العرب ومحمد بن احمد المقدمی ومحمد بن عبد اللہ بن عمار وابن الجارود وابن عبد البر وابن حزم والخطیب وغیرہم (تہذیب التہذیب جلد ۱ صفحہ ۲۹۵)

ترجمہ عمرو بن علی نے کہا کہ اس کی حدیثوں سے انکار کر دیا گیا ہے۔ کیونکہ ان میں ضعف ہے۔ احمد نے کہا ہے کہ وہ ضعیف ہے۔ اور ان سے ایک روایت میں ہے کہ منکر الحدیث ہے۔ حضرت ابن معینؒ فرماتے ہیں کہ ضعیف ہے۔ اور الدوری سے ان کی ایک روایت ہے کہ اس سے کچھ بھی نہیں۔ اور ابوحاتم نے کہا ہے۔ کہ اسکی حدیثوں کا انکار کر دیا گیا ہے۔ اور ترمذیؒ کہتے ہیں کہ بعض اہل علم نے اس کو ضعیف قرار دیا ہے نسائیؒ فرماتے ہیں۔ کہ اس کی حدیثوں کو ترک کر دیا گیا ہے۔ اور ایک دفعہ کہا کہ ضعیف ہے۔ اور ایک دفعہ کہا کہ اس سے کچھ نہیں اور ایک دفعہ کہا کہ وہ ثقہ نہیں ابن خراش اور دارقطنیؒ کہتے ہیں کہ اس کو چھوڑ دیا گیا ہے۔ اور یعقوب بن سفیان نے کہا ہے۔ کہ اسمٰعیل بن رافع۔ طلحہ بن عمرو اور صالح بن ابی الاخضر متروکین کی طرف لوٹتے ہیں۔ یعنی ان کو چھوڑ دیا گیا ہے۔ ان کی حدیثیں مقام حجت پر پوری نہیں اترتیں۔ ابن عدی نے کہا ہے۔ کہ اس کی تمام حدیثوں میں نظر کی گئی ہے۔ اور ابن سعد کہتے ہیں کہ یہ مدینہ میں مر گیا تھا۔ اور بہت حدیثوں میں کمزور تھا۔ عجلی نے کہا ہے۔ کہ اسکی حدیثیں کمزور ہیں۔ ابوالحاکم ابو احمد کہتے ہیں۔ کہ وہ ان کے نزدیک پکا راوی نہیں ہے۔ اور علی بن جنید نے کہا ہے۔ کہ اس کو ترک کر دیا گیا ہے۔ بزار کہتے ہیں کہ وہ ثقہ نہیں اور نہ قابل حجت ہے اور مندرجہ ذیل محدثین نے بھی اُسے ضعیف قرار دیا ہے۔ ابو حاتم عقیلی۔ ابوالعرب۔ محمد بن احمد المقدمی۔ محمد بن عبد اللہ بن عمار۔ ابن جارود۔ ابن عبد البر۔ امام ابن حزم اور خطیب وغیرہ۔

(۳) عبد الرحمٰن بن محمد المحاربی کے متعلق لکھا ہے۔

(۱) قال ابن معین یروی المناکیر عن المجہولین قال عبد اللہ بن احمد بن حنبل عن ابیہ ان المحاربی کان یدلس (میزان الاعتدال جلد ۲ صفحہ ۱۱۵)

حضرت ابن معین فرماتے ہیں کہ اس سے مجہول کی مناکیر روایات مروی ہیں۔ اور عبد اللہ بن احمد بن حنبلؒ اپنے باپ حضرت احمد بن حنبلؒ سے روایت کرتے ہیں۔ کہ محاربی تدلیس کیا کرتا تھا۔ اس راوی کے متعلق علامہ ابن حجرؒ لکھتے ہیں۔

یروی عن المجہولین باحادیث منکرۃ فیفسد حدیثہ .... قال ابن سعد کان کثیر الغلط .... قال عثمان بن ابی شیبۃ مضطرب .... وقال عبد اللہ بن احمد عن ابیہ بلغنا انہ کان یدلس ولا نعلمہ سمع من معمر وقال عبد اللہ بن محمد عن عاصم حدثنا فقال لعلہ سمعہ من سیف بن محمد عن عاصم یعنی فدلسہ وقال العجلی کان یدلس انکرہ احمد حدیثہ۔ (تہذیب التہذیب جلد ۶ صفحہ ۲۶۵)

اس سے مجہولوں کی انکار شدہ حدیثیں مروی ہیں۔ اس کی حدیث میں فسادی کیفیت ہے۔ ابن سعد کہتے ہیں کہ وہ بہت غلطیاں کرنے والا تھا۔ عثمان بن ابی شیبہ نے کہا۔ کہ اس میں اضطراب پایا جاتا ہے۔ اور عبد اللہ بن احمدؒ اپنے باپ احمدؒ بن حنبل رح سے روایت کرتے ہیں۔ کہ ہمیں یہ خبر پہنچی ہے۔ کہ وہ تدلیس کیا کرتا تھا۔ اور ہم نہیں جانتے کہ اس نے معمر سے کچھ سنا ہے۔ اور عبد اللہ بن محمدؒ نے کہا ہے عاصم سے۔ اس نے ہمارے پاس حدیث بیان کی۔ پس کہا۔ گویا اس نے اس کو سیف بن محمدؒ عن عاصم سے سنا ہے۔ یعنی اس نے اس حدیث کے بیان کرنے میں تدلیس کی۔ اور عجلی کہتے ہیں کہ وہ مدلّس تھا۔ حضرت امام احمدؒ بن حنبل رح نے اسکی حدیثوں کا انکار کر دیا ہے۔

دوسری حدیث

لوکان بعدی نبی لکان عمرؓ

اس حدیث کو ترمذی نے روایت کیا ہے۔ لیکن آگے اس کے ساتھ یہ بھی لکھ دیا ہے کہ:۔ "ھذا حدیث غریب" (ترمذی جلد ۲ ابواب المناقب)

اور جو حدیث غریب ہو وہ قابل حجت نہیں۔ نیز اس حدیث کی سند کے دو راویوں پر محدثین کی جرح ملاحظہ ہو۔ بکر بن عمرو المعافری کے متعلق لکھا ہے۔

قال ابن القطان لا نعلم عدالته قال الدار لقطنی ینظر فی امرہ (تہذیب التہذیب جلد ۱ صفحہ ۴۸۶ و میزان الاعتدال جلد ۱ صفحہ ۱۴۷)

ابن قطان نے کہا ہے۔ کہ ہم اس کی عدالت کو نہیں جانتے۔ اور دار قطنی رح فرماتے ہیں۔ کہ اس کے معاملہ میں نظر کی گئی ہے۔ گویا ثقہ نہیں۔

دوسرا راوی مشرح بن ھاھان

قال ابن حبان فی الضعفاء یروی عن عقبة مناکیر لا یتابع علیها فالصواب ترک ما انفرد به۔ قال ابن داؤد انه کان فی جیش الحجاج الذین حاصروا ابن الزبیر و رموا الکعبة بالمنجنیق (تہذیب التہذیب جلد ۱۰ صفحہ ۱۵۵ و میزان الاعتدال جلد ۳ صفحہ ۲۰۳)

ابن حبان نے ایسے ضعیف راویوں میں لکھا ہے۔ اس کی عقبہ سے مروی روایات کا انکار کیا گیا ہے۔ ان کی پیروی نہیں کرنی چاہیئے۔ اور جس بات میں یہ منفرد ہو۔ اس کو چھوڑ دینا ہی بہتر ہے۔ ابن داؤد رح فرماتے ہیں۔ کہ وہ لشکر حجاج کے ان لوگوں میں تھا۔ جنہوں نے حضرت ابن زبیر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا محاصرہ کیا تھا۔ اور کعبہ بیت اللہ شریف پر منجنیق سے پتھر برسائے تھے۔

اس جرح کو پڑھ کر ناظرین خود اندازہ لگا سکتے ہیں۔ کہ غیر احمدی دوستوں کی طرف سے جو دلائل پیش کئے جاتے ہیں۔ ان کی حقیقت کیا ہے۔ اور خود ان کے مسلمات کی رو سے ان کی کیا وقعت رہ جاتی ہے۔ انا اخر الانبیاء اور لوکان بعدی نبی لکان عمرؓ والی دونوں حدیثوں کے بعض راویوں کو محدثین نے ضعیف۔ متروک۔ کثیر الغلط۔ مدلس۔ غیر ثقہ اور مجہول وغیرہ قرار دیا ہے۔ جس کی وجہ سے دونوں روایتیں پایۂ اعتبار سے گر گئی ہیں۔ پس جب بڑے بڑے ائمہ دین نے ان راویوں کی روایات سے انکار کیا ہے۔ تو کوئی وجہ نہیں کہ ہم ان کی روایات کے پابند ہوں۔ اور روایات بھی ایسی جو خلاف قرآن ہیں۔ ہندوستان کے غلط روایت پرستوں کو ڈاکٹر اقبال کا یہ شعر نہ بھولنا چاہیئے۔ کہ ؎

یہ امت روایات میں کھو گئی
حقیقت خرافات میں کھو گئی

(قمر اجنالوی گنج مغل پورہ لاہور)

جناب مولوی محمدؐ علی صاحب کے ایک خطبہ جمعہ پر محققانہ نظر

جناب مولوی محمدؐ علی صاحب کا خطبہ جمعہ ۱۲ اکتوبر اخبار پیغام صلح ۱۷ اکتوبر میں مندرجہ ذیل عنوانوں کے تحت میں شائع ہوا ہے:۔

سورہ آل عمران میں عیسائیت کا ذکر۔ عیسائیوں نے متشابہات کو لیا اور محکمات کو چھوڑ دیا۔

اسی ٹھوکر سے بچنے کے لئے یہ دعا سکھلائی۔

مسیح ثانی کے پیرووں نے ٹھوکر کھائی۔ خلیفہ صاحب اور ان کے مریدوں کو چیلنج۔

جناب مولوی صاحب نے اس خطبہ میں متعدد ایسے امور کا ذکر کیا ہے۔ جن کا جواب بارہا دیا جا چکا ہے۔ لیکن افسوس کہ جناب مولوی صاحب ہمارے جوابات کی طرف مطلقاً توجہ نہیں دیتے۔ اور اپنے اعتراضات بار بار دوہراتے رہتے ہیں۔ جس سے سادہ لوح مریدین کو یہ بتلانا مقصود ہوتا ہے کہ ان امور کا جواب فریق ثانی کے پاس نہیں۔ جناب مولوی صاحب کا یہ تو حق ہے۔ کہ وہ ہمیں جواب الجواب سے مستفید کریں اور ثابت کریں۔ کہ ہمارے جوابات غلط یا ناقص ہیں۔ لیکن ان کا یہ حق نہیں۔ کہ وہ ہمارے جوابات کو چھوئیں تک نہ۔ اور اپنے سابقہ اعتراضات کو دوہراتے چلے جائیں۔ میں جناب مولوی صاحب اور ایڈیٹر صاحب پیغام صلح کی خدمت میں عرض کروں گا۔ کہ وہ ہمارے دلائل کو توڑنے کی کوشش کیا کریں۔ نہ کہ سابقہ اعتراضات کو دوہرانے کی۔ اس سے تو صاف ظاہر ہوتا ہے۔ کہ دراصل ان کے پاس ہمارے دلائل کا کوئی معقول جواب نہیں۔

مولوی محمدؐ علی صاحب نے کیا کہا

اب میں احباب کی توجہ عنوانات خطبہ اور اسکی ابتدائی سطور کی طرف مبذول کراتا ہوں۔ جن کا خلاصہ یہ ہے۔ کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے کلام میں محکمات اور متشابہات پائے جاتے تھے۔ مثلاً حضرت عیسیٰ علیہ السلام کا اپنے متعلق ابن اللہ کے الفاظ استعمال کرنا جس سے عیسائیوں کو ٹھوکر لگی۔ اور انہوں نے حضرت عیسیٰ علیہ السلام کو حقیقی طور پر خدا اور خدا کا بیٹا تسلیم کر لیا۔ جناب مولوی صاحب نے اپنے بیان کی تائید میں قرآن کریم کی آیت انزل علیك الكتاب فيه آيات محكمات هن ام الكتاب و اخر متشابهات فاما الذين فی قلوبهم زيغ فيتبعون ما تشابه منه... الخ پیش کرنے کے بعد فرمایا:۔

"یہ مسیح اول کا قصہ ہے۔ اب مسیح ثانی کا قصہ بھی سن لو۔ بعینہ جو وہاں ہوا۔ وہی یہاں بھی مسیح ثانی کی وفات کے بعد ایک قصہ شروع ہو جاتا ہے۔ اور قصہ ہے اسی شخص کو نبی بنانے کا جس کی کتابوں میں لکھا ہوا موجود ہے۔ کہ "ہم مدعی نبوت پر لعنت بھیجتے ہیں۔ ..... بعض لوگ کہتے ہیں کہ حضرت مسیح موعود نے لفظ نبی کا استعمال کیوں کیا۔ تو میں انہیں کہوں گا۔ کہ حضرت مسیح ناصری نے خدا کا بیٹا کا لفظ استعمال کیوں کیا۔ ....

آپ کی تحریروں میں شروع سے لیکر آخر تک یہ کھلا کھلا اقرار ہے۔ کہ میرے لئے جو لفظ نبی پیشگوئیوں یا الہامات میں آگیا ہے۔ تو اس سے مراد نبوت نہیں۔ بلکہ یہ لفظ بطور مجاز اور استعارہ استعمال ہوا ہے۔ .... میں آپ کو صرف یہ بتلانا چاہتا ہوں۔ کہ مسیح ثانی کے پیرووں کو وہی ٹھوکر لگی۔ اور یہ غلو کا سلسلہ کب تک چلے گا۔ اس کے متعلق کچھ نہیں کہا جا سکتا۔"

جناب مولوی صاحب کی اس لمبی چوڑی عبارت کا مطلب یہ ہے کہ (۱) حضرت مسیح اول علیہ السلام کے کلام میں "ابن اللہ" کے الفاظ متشابہات اور از قسم استعارات تھے۔ اور حضرت مسیح ثانی علیہ السلام کے کلام میں نبوت و رسالت کے الفاظ از قسم متشابہات اور استعارات ہیں۔ پھر جس طرح پہلے مسیح کے پیرووں کو ٹھوکر لگی۔ کہ انہوں نے متشابہات کو محکمات سمجھ کر انہیں خدا کا بیٹا بنا لیا۔ اسی طرح مسیح ثانی علیہ السلام کے پیرووں کو ٹھوکر لگی۔ اور انہوں نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کو نبی بنا لیا۔ (۲) مولوی صاحب نے اپنی تقریر میں "غلو" کا لفظ بھی جماعت احمدیہ کے متعلق استعمال کیا ہے۔ اس سے ان کی مراد یہ ہے۔ کہ جس طرح مسیح اول علیہ السلام کے پیرو انکی شان میں غلو کر کے اللہ تعالیٰ کے نزدیک الضالین کے مصداق بن گئے۔ اسی طرح مسیح ثانی کے متبعین کے لئے مقدر تھا۔ کہ وہ بھی حضور کی ذات میں غلو کر کے ولا الضالین کے مصداق ہو جاتے۔ اور مولوی صاحب کے نزدیک غلو یہ ہے۔ کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کو نبی قرار دے دیا۔

مسیحؑ پاک کی جماعت پر افتراء

غرضیکہ جناب مولوی صاحب نے اپنی طرف سے اس امر کی پوری کوشش کی ہے۔ کہ جماعت احمدیہ کو والضالین کی صف اول میں کھڑا کر دیں اور خود کو حضور کا سچا پیرو ثابت کریں۔ لیکن حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی کتب کے مطالعہ سے ان کا یہ سحر بالکل باطل ہو جاتا ہے۔ اور صاف ثابت ہوتا ہے۔ کہ جناب مولوی صاحب نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی پاک جماعت پر ایک بہت بڑا افتراء باندھا ہے۔ اور حضور کی تحریروں کے بالکل خلاف کہا ہے۔

حضرت مسیح موعودؑ کے نزدیک متشابہات کیا ہیں

آیئے اب میں آپ کو بتلاؤں کہ حضرت مسیح ناصری علیہ السلام کے بالمقابل حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے اپنے کلام میں متشابہات اور استعارات کس امر کو قرار دیا ہے۔ حقیقۃ الوحی صفحہ ۸۶ میں الہام انت منی بمنزلة ولدی کے متعلق رقم فرمایا:۔

زعماصاحبان انصار اللہ کی توجہ کے لئے ضروری اعلان

بہت سی مجالس انصار اللہ کی طرف سے ابھی تک باقاعدہ کارگذاری کی رپورٹیں موصول ہونی شروع نہیں ہوئیں۔ جن سے مرکز بالکل لاعلمی میں ہے۔ کہ وہاں پر انصار کا کچھ کام ہو رہا ہے یا نہیں۔ لہٰذا تاکید کی جاتی ہے۔ کہ انصار جماعت کارگذاری کی رپورٹیں ماہ بماہ مرکز میں بھجوانے کا التزام فرمائیں۔ اگر کسی مجلس میں رپورٹوں کے مطبوعہ فارم نہ ہوں۔ تو وہ دفتر مرکزیہ انصار اللہ قادیان سے طلب فرما سکتے ہیں۔

آئندہ جو مجالس انصار اللہ اپنی کارگذاری کی رپورٹیں بھجوانے میں سستی اختیار کرینگی ان کو کالعدم قرار دیتے ہوئے ان کے خلاف مناسب کارروائی عمل میں لائی جائے گی۔ زعماصاحبان انصار اللہ اس اعلان کو اچھی طرح نوٹ کر لیں۔ (قائد عمومی مرکزیہ انصار اللہ قادیان)

Digitized By Khilafat Library Rabwah

تو خدا تعالیٰ بیٹوں سے پاک ہے - اور یہ کلمہ بطور استعارہ کے ہے - چونکہ اس زمانہ میں ایسے ایسے الفاظ سے نادان عیسائیوں نے حضرت عیسےٰ کو خدا ٹھہرا رکھا ہے - اس لئے مصلحت الٰہی نے یہ چاہا کہ اس سے بڑھ کر الفاظ اس عاجز کے لئے استعمال کرے - تاکہ عیسائیوں کی آنکھیں کھلیں اور سمجھیں کہ وہ الفاظ جن سے مسیح کو خدا بناتے ہیں - اس امت میں بھی ایک ہے - جس کی نسبت اس سے بڑھ کر ایسے الفاظ استعمال کئے گئے - (واقع البلاء صفحہ ۶) الہام انت منی بمنزلۃ اولادی کے متعلق لکھا:-

"یاد رہے کہ خدا تعالیٰ بیٹوں سے پاک ہے نہ اس کا کوئی شریک ہے اور نہ بیٹا ہے - اور نہ کسی کو حق پہنچتا ہے کہ وہ یہ کہے کہ میں خدا ہوں یا خدا کا بیٹا ہوں - لیکن یہ فقرہ اس جگہ قبیل مجاز اور استعارہ میں سے ہے - خدا تعالیٰ نے قرآن شریف میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو اپنا ہاتھ قرار دیا اور فرمایا ید اللّٰہ فوق ایدیھم - ایسا ہی بجائے قل یا عباد اللہ کے قل یا عبادی بھی کہا - اور یہ بھی فرمایا فاذکروا اللّٰہ کذکرکم اٰباءکم - پس اس خدا کے کلام کو ہوشیاری اور احتیاط سے پڑھو - اور از قبیل متشابہات سمجھ کر ایمان لاؤ - اور اس کی کیفیت میں دخل نہ دو - اور حقیقت حوالہ بخدا کرو - اور یقین رکھو کہ خدا اتخاذ ولد سے پاک ہے - تاہم متشابہات کے رنگ میں بہت کچھ اس کے کلام میں پایا جاتا ہے - پس اس سے بچو کہ متشابہات کی پیروی کرو اور ہلاک ہو جاؤ - اور میری نسبت بینات میں سے یہ الہام ہے جو براہین احمدیہ میں درج ہے - قل انما انا بشر مثلکم یوحٰی الیّ انما الٰھکم اللّٰہ واحد والخیر کلہ فی القرآن"

پس ان حوالوں سے یہ بات روز روشن کی طرح ثابت ہے کہ حضور کے کلام میں متعدد استعارات اور بینات سے نبوت اور غیر نبوت یا مجددیت مراد نہیں جیسا کہ جناب مولوی صاحب نے فرمایا ہے - بلکہ مندرجہ بالا الہامات کے الفاظ ولدی اولادی وغیرہ سے حقیقت مراد نہیں

حضرت مسیح موعود کے نزدیک الضالین کون ہیں؟

اب رہا مولوی صاحب کا یہ فرمان کہ امت محمدیہ کے ایک حصے کے لئے بھی عیسائیوں کی طرح یہ مقدر تھا کہ وہ اللہ کے کی نبیوں کی شان میں غلو کرکے والضالین کا مصداق ہو جائے - اس کے متعلق بھی حضور علیہ السلام کا فرمان سن لیجئے - تحفہ گولڑویہ میں حضور نے غیر المغضوب علیھم کے متعلق مفصل بحث فرمائی ہے - اور الضالین کے متعلق لکھا ہے

"اور اس آیت کا دوسرا فقرہ جو الضالین ہے جس کے یہ معنی ہیں کہ ہمیں اے ہمارے پروردگار اس بات سے بچا کہ ہم عیسائی بن جائیں - یہ اس بات کی طرف اشارہ ہے کہ اس زمانہ میں جبکہ مسیح موعود ظاہر ہوگا عیسائیوں کا بہت زور ہوگا - اور عیسائیت کی ضلالت ایک سیلاب کی طرح زمین پر پھیلے گی - اور اس قدر طوفان ضلالت جوش مارے گا کہ بجز دعا کے اور کوئی چارہ نہ ہوگا - اور تثلیث کے حافظ اس قدر مکر کا جال پھیلائیں گے کہ قریب ہوگا کہ راست بازوں کو بھی گمراہ کریں - لہذا اس دعا کو بھی پہلی دعا کے ساتھ شامل کر دیا گیا - اور اسی ضلالت کے زمانہ کی طرف اشارہ ہے جو حدیث میں آیا ہے کہ جب تم دجال کو دیکھو تو سورہ کہف کی پہلی آیتیں پڑھو ...... سورہ فاتحہ میں صرف مسیح موعود کو ایذا دینے سے بچنے کے لئے اور نصاریٰ کے فتنے سے محفوظ رہنے کے لئے دعا کی گئی ہے .... خوب یاد رکھو کہ سورہ فاتحہ میں صرف دو فتنوں سے بچنے کے لئے دعا سکھلائی گئی ہے - اول یہ فتنہ کہ اسلام کے مسیح موعود کو کافر قرار دینا - اس کی توہین کرنا - اس کی ذاتیات میں نقص نکالنے کی کوشش کرنا - اس کے قتل کا فتویٰ دینا جیسا کہ غیر المغضوب علیھم میں انہی باتوں کی طرف اشارہ ہے ... دوسرے نصاریٰ کے فتنے سے بچنے کے لئے دعا سکھلائی گئی - اور سورۃ کو اسی ذکر پر ختم کرکے اشارہ کیا گیا کہ فتنہ نصاریٰ ایک سیل عظیم کی طرح ہوگا - اس سے بڑھ کر کوئی فتنہ نہیں ...... پس دعا کے رنگ میں یہ ایک پیشگوئی ہے - جو دو خبروں پر مشتمل ہے ایک یہ کہ اس امت میں بھی ایک مسیح موعود پیدا ہوگا اور دوسری یہ پیشگوئی ہے کہ بعض لوگ اس امت میں سے اس کی بھی تکفیر اور توہین کریں گے - اور وہ لوگ مورد عذاب الٰہی ہوں گے - اور اس وقت کا نشان یہ ہے کہ فتنہ نصاریٰ بھی ان دنوں میں حد سے بڑھا ہوگا جن کا نام ضالین ہے"

ناظرین غور فرمائیں - ان تمام تشریحات میں حضور نے اس امر کی وضاحت فرمائی ہے - کہ مسیح موعود کے زمانہ میں امت محمدیہ کا ایک حصہ انکار کرکے مغضوب ہو جائے گا - اب جیسا کہ مولوی صاحب نے بیان کیا ہے - اگر ایک دوسرے کثیر گروہ کے لئے یہ مقدر تھا کہ وہ مسیح موعود کی شان میں غلو کرکے والضالین کا مصداق ہو جائے گا - تو حضور علیہ السلام نے اس کی طرف اشارہ کیوں نہ کیا - بلکہ بڑی صراحت سے حضور نے فتنہ نصاریٰ کو ہی الضالین قرار دیا ہے

سوچو اور خوب سوچو کہ خدا تعالیٰ کا مسیح حکم اور عدل کیا فرماتا ہے - اور جناب مولوی صاحب اپنی خواہشات کی پیروی میں کیا فرما رہے ہیں - فاعتبروا یا اولی الابصار -

خاکسار حبیب الرحمٰن - بی اے

پریذیڈنٹ جماعت احمدیہ کبیر الہ

Digitized By Khilafat Library Rabwah

تبلیغ ہدایت

حضرت صاحبزادہ مرزا بشیر احمد صاحب ایم اے کی مقبول عام تصنیف "تبلیغ ہدایت" جس کے متعلق کئی دن ہوئے ناظر صاحب دعوۃ و تبلیغ کی طرف سے اعلان ہو چکا ہے - اس میں یہ امر صراحتہً لکھا گیا تھا - کہ کتاب ابھی زیر طبع ہے - مگر باوجود اس تصریح کے بعض دوست بذریعہ وی پی منگوا رہے ہیں اور تعمیل کے لئے تاکید فرما رہے ہیں -

ایسے تمام احباب کی خدمت میں اطلاعاً عرض ہے کہ کتاب تا حال زیر طبع ہے - اور بفضلہ تعالیٰ بڑے اہتمام سے چھپ رہی ہے - امید ہے جلسہ سالانہ سے قبل ہی چھپ جائے گی جو دوست جلسہ سالانہ پر تشریف لائیں گے - انہیں تو آتے ہی مل جائے گی - لیکن جو کسی وجہ سے نہ آسکیں - وہ آنے والے احباب کی معرفت منگوالیں - اس طرح محصول ڈاک کی بچت ہو جائیگی - نیز جو جماعتیں تبلیغی اغراض کے لئے اسکو زیادہ تعداد میں منگوانا چاہتی ہیں - انہیں چاہیئے کہ حتی الامکان اپنی اپنی مطلوبہ تعداد سے جلد اطلاع دیں - تا کہ ان کے لئے مطلوبہ تعداد محفوظ کر لی جائے - کاغذ کی گرانی کی وجہ سے کتاب زیادہ تعداد میں نہیں چھپ رہی - حجم پہلے سے زیادہ ہو گیا ہے - اور کاغذ لکھائی چھپائی عمدہ ہونے کے باوجود عام اشاعت کی خاطر قیمت صرف ایک روپیہ رکھی گئی ہے - آرڈر جلد آنے چاہئیں -

خاکسار مہتمم نشر و اشاعت قادیان

خدام الاحمدیہ کا آئندہ امتحان

۱۳ ماہ صلح ۱۳۲۵ ہش — ۱۳ جنوری ۱۹۴۶ء

سال رواں کی آخری سہ ماہی کا امتحان کا نصاب نجم الہدیٰ تصنیف لطیف سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام مقرر ہے - اور تمام خدام سے استدعا ہے کہ زیادہ سے زیادہ تعداد میں اس امتحان میں شریک ہوں - اور خدا کے فرستادہ کے پُر نور کلام سے اپنے دلوں کو منور کریں -

زعماء اور قائدین احباب اس امر کی طرف خاص طور پر توجہ کریں - اور ہر خادم کے لئے کتاب مہیا کرکے ان کے مطالعہ کا انتظام کریں - اور کوشش کریں کہ ہر خواندہ بلکہ ناخواندہ بھی اس امتحان میں شریک ہو سکے -

اور ہر مقامی اجلاس میں خدام کو اس امر کی تحریک کرتے رہیں - قیمت اس کتاب کی ۸ ؍ آنے ہے - جو غلطی سے گزشتہ اشاعت میں ۴ ؍ لکھی گئی تھی -

(مہتمم تعلیم مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ)

حب جند

یہ گولیاں اعصابی اور دماغی کمزوری کے لئے بیحد مفید ہیں۔ ہسٹریا۔ مراق کے لئے نہایت مجرب ثابت ہوئی ہیں۔ قیمت یکصد گولیاں اٹھارہ روپے ۱۸ ملنے کا پتہ

دواخانہ خدمت خلق قادیان

تپ دق — آسام اور بنگال کی حیرت انگیز دوا

جناب محمد خاں صاحب کوارٹر نٹ لچھمن داس لائن منتن روڈ کوئٹہ سے لکھتے ہیں پہلے جو "جبری" نمبر ایک دس روز کے واسطے منگائی تھی بیحد فائدہ ظاہر ہوا۔ بخار سے نجات ملی۔ اور چہرے پر لالی دوڑنا شروع ہوگئی اب مکمل کورس جبری ۴۰ فوراً روانہ کردیں۔

تپ دق اور پرانے بخار کے مریضو! اب بھی سمجھو اور دیکھو کہ آسام بنگال کی مشہور عالم دوا "جبری" کے بارے میں ہزارہا مریضوں کے یہ الفاظ کہ درحقیقت "جبری" دوا نہیں بلکہ مریض کی جان بچانے والی ایک "انیٹو ٹنکی" (خداداد نعمت) ہے بالکل درست ہیں۔ یہ صرف اشتہاری الفاظ نہیں ہیں بلکہ ہزارہا فائدہ اٹھانے والے مریضوں کے جو کہ سب طرف سے ناامید ہوچکے تھے۔ دلی الفاظ ہیں۔ سب طرف سے ناامید ہوئے مریضوں کو ہمارا چیلنج ہے کہ ایک بار ضرور آزمائش کریں۔ قیمت جبری سپشل امیروں کے لئے جس میں ساتھ ساتھ طاقت کو بڑھانے کے لئے موتی۔ سونا۔ ایرک وغیرہ قیمتی نسخہ جات بھی ڈالے گئے ہیں۔ پورا چالیس روز کا کورس پچھتر روپے۔ نمونہ دس روز کیلئے بیس روپے۔ "جبری" نمبر دوئم صرف جڑی بوٹیوں کا مجموعہ ہے امیر وغریب سب استعمال کرسکتے ہیں۔ پورا کورس تیس روپے۔ نمونہ دس روز کے لئے چھ روپے محصولڈاک پندرہ آنے ہر حالت میں علیحدہ ہے۔ آرڈر میں اخبار کا حوالہ ضرور دیں۔ تاکہ جلد تعمیل ہوسکے۔

رائے صاحب کے۔ ایل شرما اینڈ سنز رئیس اینڈ بینکرز

(۲) شیلانگ (آسام) یا پنجاب آفس جگادھری

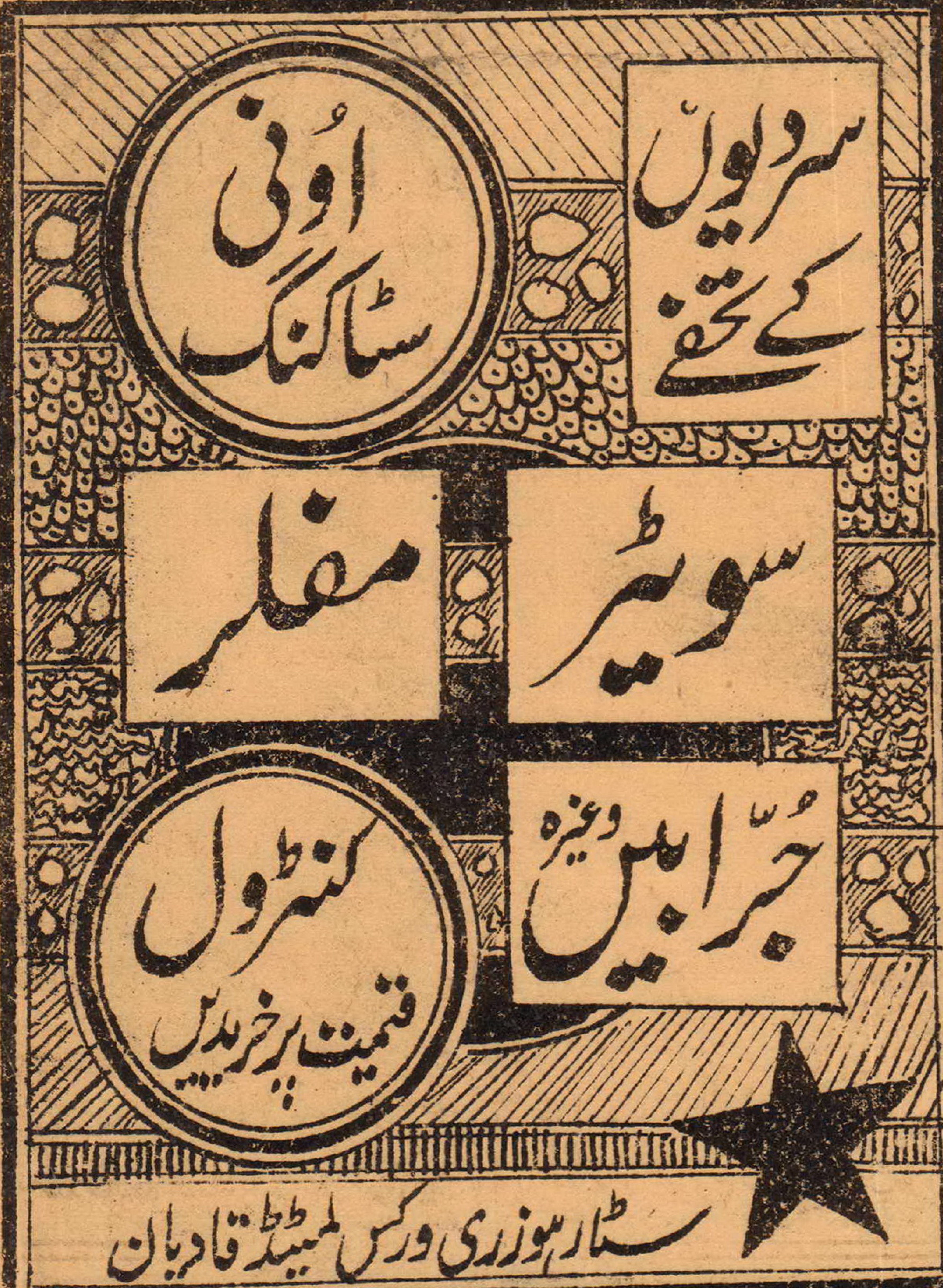

اعانت "الفضل"

موجودہ حالات میں اخبار کی قیمت بروقت ادا کر دینا ہی ایک بڑی اعانت ہے۔ جن دوستوں نے ایسا نہ کیا۔ ان کے نام وی۔ پی بھیجے گئے ہیں۔ اگر وہ ان کو وصول فرمالیں تو یہ بھی اعانت کی ایک صورت ہے۔ یہ بھی خیال رہے کہ عدم وصولی کی صورت میں وہ حضرت امیر المومنین المصلح الموعود ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے ایمان پرور خطبات اور زندگی بخش ارشادات وملفوظات کے مطالعہ سے محروم ہوجائیں گے۔ والسلام (منیجر)

Digitized By Khilafat Library Rabwah

وصیت

وصایا منظوری سے قبل اس لئے شائع کیجاتی ہیں کہ اگر کسی کو کوئی اعتراض ہو۔ تو وہ دفتر کو اطلاع کردے۔ (سکرٹری مقبرہ بہشتی)

نمبر ۸۱۷۷ منکہ محمد شریف ولد میاں میراں بخش صاحب قوم ککے زئی پیشہ معماری عمر ۲۵ سال تاریخ بیعت ۱۹۳۲ء ساکن لمبن کراں حال قادیان دارالفضل بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ ۱۷/۶/۴۵ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔ میری موجودہ جائیداد حسب ذیل ہے۔ اراضی تعدادی آٹھ گھماؤں مشترکہ برادران جس کے ۱/۴ حصہ کا میں مالک ہوں۔ اسوقت میرا گزارہ ماہوار آمدنی پر ہے۔ جو غیر معین ہے۔ اندازاً ۴۰ روپے ماہوار ہوگی۔ مذکورہ بالا جائیداد اور آمد کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ قادیان کرتا ہوں۔ آئندہ جو جائیداد پیدا کروں گا۔ اس کی اطلاع دیتا رہوں گا۔ اور میرے مرنے کے بعد جس قدر جائیداد ثابت ہوگی اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان ہوگی۔

العبد :۔ محمد شریف موصی نشان انگوٹھا۔ گواہ شد :۔ مرزا غالب بیگ

گواہ شد :۔ چوہدری خورشید احمد انسپکٹر وصایا۔

نمبر خریداری کے بغیر

دفتر زیادہ سے زیادہ وقت صرف کرنے کے باوجود آپکے ارشاد کی تعمیل نہیں کرسکتا۔ (منیجر)

بہت ہی مفید رہا

جناب عبدالعزیز خان صاحب سیکنڈ آفیسر آف پولیس سٹیشن کان پور سے لکھتے ہیں کہ :۔

"آپ کا سرمہ بارہا منگوایا بہت ہی مفید رہا۔ لہذا بواپسی ڈاک تولہ تولہ والی پانچ شیشیاں بذریعہ وی۔ پی ارسال فرماکر مشکور کیجئے"

سب تعریف کرتے ہیں کہ ضعف بصر ککرے۔ جلن۔ پھولا۔ جالا۔ خارش چشم۔ پانی بہنا۔ دھند۔ غبار۔ پڑبال۔ ناخونہ۔ گوہانجنی۔ رتوندا (شب کوری) ابتدائی موتیا بند وغیرہ غرضیکہ **موتی سرمہ** جملہ امراض چشم کے لئے اکسیر ہے۔ جو لوگ بچپن اور جوانی میں اس سرمہ کا استعمال رکھتے وہ بڑھاپے میں اپنی نظر کو جوانوں سے بھی بہتر پاتے ہیں قیمت فی تولہ دو روپے آٹھ آنے محصولڈاک علاوہ

منیجر نور اینڈ سنز نور بلڈنگ

قادیان (پنجاب)

ٹی۔بی کیورہ

سل دق۔ پرانی کھانسی وبخار کے لئے سالوں کا مجرب نسخہ T.B. CURE

فی پونڈ ۱۵/-/-

حمیدیہ فارمیسی قادیان

اکسیر ذیابطیس :۔ اگر آپ کو دستہ پیشاب آتا ہے۔ اور پیشاب میں شکر آتی ہے۔ جس سے آپ انتہائی کمزور ہوچکے ہوں تمام دنیا کے حکیم ڈاکٹر جواب دیچکے ہوں اسکا استعمال کیجئے قطعی جڑ سے ذیابطیس دفع کریگی۔ ہاتھ کنگن کو آرسی کیا ہے۔ تجربہ خود شاہد ہوجائیگا قیمت چار روپے ۴ (نوٹ) میں خدا کو حاضر وناظر جان کر لکھتا ہوں کہ دوا نہایت مجرب ہے۔ میرا پیشہ خلق خدا کو فائدہ پہنچانے کا ہے۔ عام مشتہرین کی طرح لوٹنے کا نہیں۔ پتہ

مولوی حکیم ثابت علی (پنجزبان) محمود نگر ۵ لکھنؤ

Digitized By Khilafat Library Rabwah

تازہ اور ضروری خبروں کا خلاصہ

ناگپور ۲۷ نومبر۔ پراونشل وارکمیٹی کے جلسہ میں تقریر کرتے ہوئے گورنر سی۔ پی نے فسادات کا سر تو شروع کئے جانے کے متعلق انتباہ دیا۔ آپ نے کہا۔ کہ گورنمنٹ میں آج کل ۱۹۴۲ء کی قسم کے فسادات دبانے کی پہلے کی نسبت زیادہ طاقت ہے۔ گورنمنٹ اب بھی طوائف الملوکی کو روکنے کے لئے اپنے اولین فرض کی سرانجام دہی سے پہلو تہی نہیں کرے گی۔ برطانیہ نے ہندوستان کو جلد از جلد پولیٹیکل ترقی دینے کا وعدہ کر رکھا ہے۔ بشرطیکہ تشدد کے ذریعہ اس ترقی کو روک نہ دیا جائے۔

ماسکو ۲۷ نومبر۔ روس کے بعض سائنسدانوں نے کاسمک کرنوں کے متعلق جو تجربات کئے ہیں۔ وہ اس حد تک پایۂ تکمیل کو پہنچ چکے ہیں۔ کہ اب یہ بیان کیا جاسکتا ہے۔ کہ ان تجربات سے جو نتائج حاصل ہوئے۔ وہ اپنی اہمیت کے لحاظ سے اٹومک انرجی سے کسی بھی صورت میں کم نہیں ہیں۔ یہ امر قابل ذکر ہے۔ کہ پامیر جس کو دنیا کی چھت کہا جاتا ہے۔ میں روسی سائنسدانوں نے کئی قسم کے اہم تجربات شروع کر دیئے ہیں۔

الہ آباد ۲۷ نومبر۔ ایک نوجوان لڑکی نے یہاں اپنے آپ پر پستول سے گولی مار کر اپنی زندگی کا خاتمہ کر لیا کیونکہ اس کے والدین نے اس کی شادی ایک ایسے شخص سے کی جو اسے پسند نہیں تھا۔ اس نے یہ خودکشی عین اس دن کی جس دن اس کی برات آنی تھی۔

لاہور ۲۷ نومبر۔ ملک خضر حیات خان وزیر اعظم پنجاب آئندہ انتخابات میں سر فیروز خاں نون کا مقابلہ کریں گے۔ سر فیروز خاں نون شاہ پور کے ضلع کے جس حلقہ انتخاب سے کھڑے ہونگے۔ ملک خضر حیات خاں ان کا مقابلہ کریں گے۔

لکھنؤ ۲۷ نومبر۔ یو۔ پی اسمبلی کے کانگرسی ہریجن امیدوار مسٹر بھیم سین بلا مقابلہ منتخب ہوگئے ہیں۔ انتخاب پر آپ کا صرف ایک روپیہ ایک آنہ اور ۶ پائی خرچ آیا ہے۔

لنڈن ۲۷ نومبر۔ ماسکو ریڈیو کے مبصر نے تقریر کرتے ہوئے پہلی بار جاوا اور فرانسیسی ہند چینی کے متعلق روسی تاثرات بیان کئے۔ ریڈیو مبصر نے کہا۔ کہ انڈونیشیا اور ہند چینی میں جو واقعات ہو رہے ہیں۔ وہ محض مقامی نہیں ہیں۔ بلکہ بہت زیادہ اہمیت رکھتے ہیں۔ ان کا یہ مطلب ہے۔ کہ کولونیل ممالک کے لوگ جنگ سے پہلے کی سی حالت کے بحال کئے جانے کے خلاف ہیں۔ جاپان کی شکست کے بعد انڈونیشیا اور ہند چینی کے لوگ طہران یالٹا اور سان فرانسسکو کے اعلان کردہ اصولوں کے مطابق اپنی قومی آزادی حاصل کرنے کے لئے اٹھ کھڑے ہوئے۔ انڈونیشیا اور ہند چینی میں جو برطانوی فرانسیسی اور ڈچ فوجیں اتریں ان کا لوگوں نے بطور دوست کے خیر مقدم کیا۔ برطانیہ کے فوجی حکام نے کہا۔ کہ ان کا مقصد جاپانی فوجوں کو غیر مسلح کرنا اور انہیں وہاں سے نکالنا ہے۔ اور کہ وہ اندرونی معاملات میں دخل نہیں دیں گے۔ لیکن بہت جلد اس وعدے کو توڑ دیا گیا اور آزادی کی تحریک کو دبانے کے لئے برطانوی فوجوں کا استعمال شروع ہوگیا۔

قاہرہ ۲۷ نومبر۔ قاہرہ میں عرب ممالک کے بادشاہوں اور لیڈروں کے درمیان عنقریب ایک کانفرنس منعقد ہو رہی ہے۔ جس میں فلسطین کے مسئلہ پر غور و خوض کیا جائے گا۔

لنڈن ۲۶ نومبر۔ برطانوی سفیر متعینہ ماسکو نے ایک یادداشت روسی وزیر خارجہ کے حوالے کی ہے۔ جن میں ان مشکلات کا ذکر ہے۔ جو حال ہی میں حکومت ایران کو شمالی ایران کی طرف فوج اور چند ٹینک بھیجنے کے سلسلے میں پیش آئی تھیں۔ مگر سوویٹ حکام نے ایرانی افواج کو نقل و حرکت سے حکماً روک دیا۔ حکومت روس کو اس میثاق اتحاد کی طرف متوجہ کیا گیا ہے۔ جو ایران اور انگلستان کے درمیان ۱۹۴۲ء میں ہو چکا ہے۔

واشنگٹن ۲۷ نومبر۔ دولت متحدہ جماہیر امریکہ نے ماسکو اور لنڈن کو ایک یادداشت بھیجی ہے۔ جس میں تجویز کیا گیا ہے۔ نوروز ۱۹۴۶ء تک تمام کی تمام غیر ملکی فوجیں ایران سے واپس بلالی جائیں۔

ٹوکیو ۲۷ نومبر۔ بادشاہ ہیروہیٹو نے جاپانی پارلیمنٹ کے ایک اجلاس کا افتتاح کرتے ہوئے ممبروں سے کہا۔ کہ وہ شاہی مرضی کے مطابق امن و اطمینان کے ساتھ کارروائی جاری رکھیں۔

لاہور ۲۷ نومبر۔ سر شہاب الدین سابق سپیکر پنجاب اسمبلی نے کوئین میری کالج کے سائنس زنانہ دستکاری سکول کھولنے کے واسطے حکومت پنجاب کو ایک لاکھ روپیہ دیا ہے۔

لنڈن ۲۷ نومبر۔ دکن کا مشہور معسکر سکندر آباد پورے ڈیڑھ سو سال انگریزی نظم و نسق کے ماتحت رہا۔ اب اسے سرکار آصفیہ کے حوالے کر دیا گیا ہے۔

الہ آباد ۲۷ نومبر۔ معلوم ہوا ہے۔ کہ نواب محمد اسماعیل خاں نے اپنے حریف ڈاکٹر فاروقی کے مقابلہ میں ۸۰ فی صدی ووٹ حاصل کئے ہیں۔ بنارس میں لیگی امیدوار ڈاکٹر سر ضیاء الدین نے اپنے حریف مسٹر شاکر علی کے مقابلہ میں ۹۶ فی صدی آراء حاصل کی ہیں۔

نورمبرگ ۲۷ نومبر۔ نازی جنگی مجرموں کے مقدمات کی سماعت شروع ہوئی۔ ربن ٹراپ آج بہت بیمار دکھائی دیتا تھا۔ وکیل نے بیان کیا۔ کہ ربن ٹراپ کو نیند لانے والی ادویات کھلائی جارہی ہیں۔ اس کی یادداشت بحال کرنے کے لئے اس کے سابق مشرکار رکار کا پاس ہونا ضروری ہے۔ امریکی پراسیکیوٹر نے عرض کی۔ کہ وہ ایسے کاغذات پیش کرے گا۔ جن سے یہ ثابت ہوگا۔ کہ نازی سخت خونریز جنگ جاری کرنے کے ذمہ دار ہیں۔ آپ نے ہٹلر کی ایک خفیہ تقریر کا حوالہ دیا۔ جو اس نے اپنے سٹاف کے افسران کے سامنے ۲۳ نومبر ۱۹۳۹ء کو کی۔ جب امریکی پراسیکیوٹر نے ہٹلر کی تقریر کے الفاظ دوہرانے شروع کئے۔ تو سب ملزمان اس کی طرف متوجہ ہوگئے۔ مگر ہیس بدستور ناول پڑھتا رہا۔ گوئرنگ نے اس طرح سر ہلایا۔ گویا وہ ہٹلر کے بیان کی تائید کر رہا ہے۔

لنڈن ۲۷ نومبر۔ برطانیہ کی کمیونسٹ اور ٹرسٹ پارٹی نے ایک مشترکہ میمورنڈم لیبر حکومت کو روانہ کیا ہے۔ جس میں اس امر کا مطالبہ کیا گیا ہے۔ کہ انڈونیشیا۔ چین۔ سیام اور ہند چینی سے برطانی اور ہندوستانی فوجوں کو واپس بلا لیا جائے۔ اور انڈونیشیا اور ہند چینی کے باشندوں کو موقع دیا جائے۔ کہ وہ اپنے ملکوں میں اپنی خواہشات کے مطابق حکومتیں قائم کر سکیں۔ لیبر حکومت پر دباؤ ڈالا گیا ہے۔ کہ وہ ہالینڈ اور فرانس کی ملوکیت اور امتیاز کی خاطر برطانی اور ہندوستانی فوجوں کو استعمال نہ کرے۔ کیونکہ یہ کارروائی اٹلانٹک چارٹر اور برطانی اور امریکی طہران کانفرنس کے خلاف ہے۔

بغداد ۲۷ نومبر۔ عرب پارٹی کی دعوت پر آج وزیر اعظم عراق بذریعہ طیارہ عازم بیت المقدس ہوگئے ہیں۔

قاہرہ ۲۷ نومبر۔ عرب لیگ کونسل کی طرف سے برطانیہ اور امریکہ کو یادداشت روانہ کی ہے۔ جس میں برطانیہ اور امریکہ سے مطالبہ کیا ہے۔ کہ مصر۔ عراق اور شام سے برطانی اور امریکی فوجوں کو فی الفور واپس بلا لیا جائے۔ نیز مصر اور عراق کے متعلق برطانیہ معاہدات پر نظر ثانی کرے۔

انقرہ ۲۷ نومبر۔ ایک نیم سرکاری اعلان مظہر ہے کہ انطاکیہ اور اسکندرونہ کے متعلق ترکی اور شام کے درمیان جو جھگڑا پیدا ہوگیا تھا۔ وہ طے پاگیا ہے۔ شام نے انطاکیہ اور اسکندرونہ پر ترکی سیادت کو تسلیم کر لیا ہے۔ ترکی اور شام کے درمیان عدم جارحانہ اقدام کا معاہدہ بہت جلد طے پا جائیگا۔

بٹاویہ ۲۸ نومبر۔ وسطی جاوا میں کہا جاتا ہے۔ کہ پھر حالت زیادہ بگڑتی جارہی ہے۔ آج بٹاویہ میں جو خبریں پہنچی ہیں۔ ان سے ظاہر ہے۔ کہ انڈونیشین فوج نے ایک اور علاقہ پر حملہ کر دیا ہے۔ اور انہیں تازہ کمک پہنچ گئی ہے۔ مغربی جاوا کا گورنر سفید جھنڈا لیکر انگریزی فوجوں میں آیا۔ کہ لڑائی بند کی جائے۔ مگر جب اس کے سامنے یہ شرط پیش کی گئی۔ کہ کل دوپہر تک انڈونیشین اس علاقہ کو خالی کر دیں۔ تو گورنر نے اسے ماننے سے انکار کر دیا۔

سیگاؤں ۲۸ نومبر۔ فرانسیسی دستوں پر گھات لگا کر حملہ کیا گیا۔ اور اس طرح معمولی سا نقصان پہنچایا گیا۔ اس پر ایک گاؤں کا صفایا کر دیا گیا۔ جس نے اس حملہ میں حصہ لیا تھا۔

ٹوکیو ۲۸ نومبر۔ جنرل شاماشیٹا نے اپنے مقدمہ میں جواب دیتے ہوئے کہا۔ کہ میں تو فیلڈ مارشل ٹارچی کے حکم پر جاتا تھا۔ جاپان کے ہتھیار ڈالنے تک میں نے کبھی یہ نہ سنا۔ کہ جاپانیوں نے کسی شہری سے برا سلوک کیا۔

یروشلم ۲۸ نومبر۔ پیر کے دن پولیس نے تل ابیب کے علاقہ میں ۱۶۰ یہودی پکڑ لئے۔ یہ یہودی پولیس کی تلاشی کے حکم میں رکاوٹ ڈالنے کے لئے آئے تھے۔

طہران ۲۸ نومبر۔ ایران میں باغی آذربائیجان کی سرحدوں سے کافی آگے بڑھ آئے ہیں۔ اور انہوں نے ایک ایسی جگہ پر قبضہ کر لیا ہے۔ جو راجدھانی سے سو میل سے کچھ ہی دور ہے۔

نئی دہلی ۲۸ نومبر۔ آج بھی انڈین نیشنل آرمی کے مقدمہ میں سرکار کی طرف سے کچھ اور گواہوں نے بیان دیئے۔ اور ہندوستانیوں پر جاپانیوں کے مظالم بیان کئے۔ **نئی دہلی ۲۸ نومبر** اعلان کیا گیا ہے۔ کہ مرکزی اسمبلی کے کانگرسی امیدوار مسٹر آصف علی مشترکہ حلقہ انتخاب سے ممبر منتخب ہوگئے ہیں۔ ان کے مدمقابل محمد عثمان کو ایک ہزار پانچ سو ۵۷ اور رام سنگھ کو ۹۱۷ ووٹ ملے۔